بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الإحتواء

في مسئلة

الإستواء

عنایۃ اللہ العینی

امام وخطیب جامع مسجد انقلابی

محلہ انقلابی ارباب روڈ

تہکال بالا پشاور

الاحتواء

فی

الاستواء



رشحاتِ قلم

عنایۃ اللہ عینی

امام وخطیب جامع مسجد انقلابی

الاحتواء فی الاستواء

فہرست کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاحتواء فی الاستواء

یعنی

مسئلہ استواء علی العرش

بے انتہا شکر ہے اس واجب الوجود کے حضور، جس کا عرش وفرش ومابینھما پر استواء یعنی استیلاء یعنی قبضہ وقدرت ہے۔ جس کا وجود استقرار وجلوس وغیرہ سے منزہ ہے۔ جس نے اپنا تعارف اپنی کتاب میں کرا کے "لیس کمثلہ شیئ" فرمایا۔ جس نے اپنی تجلیٔ معرفت سے ارواح مومنین کو جلاء بخشی۔ جس نے اپنی حیران کن نظام قدرت سے ہمیں عقلی طور پر اپنے وجود یکتا کا علم دلایا **وبعد**۔۔۔

زمانۂ بچپن میں اپنے استاد حفظ کے دوست کے ایم اے اسلامیات کی علم العقائد نامی کتاب پڑھ کر عقائد اسلام اور خصوصا مذہب حق ماتریدی کے بارے میں کچھ شد بد حاصل کی۔ لیکن عوام کیا خواص کا بھی اس مبارک فن سے

بے اعتنائی دیکھ کر یہ جنوں ذہن پہ غالب آیا کہ مجھے اپنے مذہب حق کا تعارف اور پرچار کرنا ہوگا۔ جس طرح اوائل ادوار میں ہوا تھا۔ بس محنت اور کوشش سے اپنے پیارے معبود برحق اللہ تعالی نے اس فن مبارک کے ایسے مقام پر فائز فرمایا کہ لوگ اس فن کے مسائل کے لئیے مجھ ہیچمداں کی طرف رجوع کرنے لگے وللہ الحمد۔ ذلك فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔۔۔

کثرت سے پوچھے گئے ان مسائل میں ایک مسئلہ قرآنی آیت "استواء علی العرش" بھی ہے، جو قرآن پاک کے سات مختلف مقامات میں اس کا ذکر آیا ہے ۔

۱)۔[سورۃ الاعراف : ۵۴]

۲)۔[سورۃ یونس : ۳]

۳)۔[سورۃ الرعد : ۲]

۴)۔[سورۃ طہ : ۵]

۵)۔[سورۃ الفرقان : ۵۹]

۶)۔[سورۃ السجدۃ: ۴]

۷)۔[سورۃ الحدید: ۴]

بعض علماء اہل السنت نے اس مسئلہ کو "من جملہ متشابہات" قرار دیا ہے (۱)۔ اوراس میں اصل تفویض کرتے ہیں اور کہتے ہیں "الاستواء غیر مجہول و الکیف غیر معقول" (۲)۔ تاہم بعض علماء اہل السنت اسے مدح و تعظیم للباری تعالیٰ قرار دیتے ہیں (۳)۔ اور فرقہ باطلہ مجسمہ

....

۱)۔کتاب رد المتشابہ الی المحکم للشیخ الاکبر سیدنا ابن العربیؒ ص ۱۷۳۔ شرح الوصیۃ للامام اکمل الدین البابرتیؒ ص ۸۹ ۔ حاشیۃ الامام ابن قطلوبغاؒ علی المسائرہ ص ۴۴

۲)۔ تفسیر السمرقندیؒ ۵۲۰/۱ ۔ الاستذکار لابن عبدالبرؒ ۵۲۹/۲ ۔ الاسماء والصفات للبیہقیؒ ص ۴۰۸ ۔ رد المتشابہ الی المحکم ص ۱۷۳۔ فتاوی الرملیؒ ۲۶۷/۴ ۔ تفسیر الثعلبیؒ الکشف والبیان ۲۳۹/۴۔ بحر الکلام للامام ابی المعین النسفیؒ ص ۱۲۶

۳)۔ کتاب التوحید لامامنا امام الهدی سیدنا ابی منصور الماتریدیؒ ص ۱۳۴ ۔ البدایۃ من الکفایۃ للامام نورالدین الصابونیؒ ص ۴۶ ۔ غایۃ المرام شرح بحر الکلام للامام ابن ابی بکر المقدسیؒ ص ۴۰۹ ۔ التمہید لقواعد التوحید للامام ابی الثناء اللامشیؒ ص ۶۴

کے غلط عقائد سے عوام کو بچانے کی خاطر کبھی کبھار بدرجہ ظن تاویل بھی کرتے ہیں[1]۔ یہاں بھی لفظ استواء کی چند ایک تاویلیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ذات باری تعالی کے شایانِ شان تاویلِ صحیح اور معتَقِد بہ کا تاویلات باطلہ سے امتیاز کر کے پیش کیا جاتا ہے۔

لفظ استواء اور لغت عربي

لفظ استواء عربي لغت میں متعدد معانی پر مشتمل ہے[2]۔ جن کو علماء لغت نے اپنی اپنی کتب میں تفصیل کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ چند معانی درج ذیل ہیں۔

۱)۔ **استواء بمعنی استقرار**۔ یعنی بیٹھنا قرار پکڑنا۔

عرب کہتے ہیں استوی الرجل علی ظهر دابته ای

....

۱)۔ التمهید فی بیان التوحید للامام المحقق سیدي ابي شکور السالمی ؒ ص ۱۲۰ ۔ المسائرہ للامام ابن الهمام ؒ ص ٦٧

۲)۔ حاشیة المسائرة للامام ابن قطلوبغا ؒ ص ٤٦

"استقر" علیھا [1]۔

۲)۔ **استواء بمعنی اعتدال** ۔ یعنی برابر کرنا انصاف کرنا۔

عرب کہتے ہیں استوی الشیٔ ای "اعتدل" [2]۔

۳)۔ **استواء بمعنی اتمام وانتھی** ۔ یعنی مکمل ہونا پورا ہونا ۔

عرب کہتے ہیں استوی الرجل شبابہ ای "انتھی" شبابہ [3]۔

۴)۔ **استواء بمعنی نضج** ۔ یعنی تیار ہونا ۔

عرب کہتے ہیں استوی الطعام ای "نضج" الطعام [4]۔

....

۱)۔ لسان العرب لابن منظور الافریقیؒ ۱۴/۴۱۴ ۔ مختار الصحاح للامام عبدالقادر الرازیؒ ۱۳۶ ۔ تاج العروس للامام مرتضی الزبیدیؒ ۱۰/۱۹۰

۲)۔ لسان العرب ۱۴/۴۱۴ ۔ مختار الصحاح ص ۱۳۶ ۔ تاج العروس ۱۰/۱۹۰

۳)۔ لسان العرب ۱۴/۴۱۴ ۔ مختار الصحاح ص ۱۳۶

۴)۔ المصباح المنیر للامام الفیومیؒ ص ۱۱۳

۵)۔ **استواء بمعنی قصد و اقبال** ۔یعنی ارادہ کرناپیشقدمی کرنا ۔

عرب کہتے ہیں استوی الی العراق ای ""قصد"" الی العراق ۔ استوی عليّ ای ""اقبل"" عليّ (۱)۔

۶)۔ **استوی بمعنی تساوی** ۔ یعنی برابری ۔

عرب کہتے ہیں استوی القوم فی المال ای ""تساووا"" فی المال (۲)۔

۷)۔ **استواء بمعنی الاستیلاء والقهر**۔یعنی ملکیت قبضہ ۔

عرب کہتے ہیں قد استوی بشر علی العراق ای ""قهر و استولی"" علی العراق (۳)۔

....

۱)۔ المصباح المنیر ص ۱۱۳، لسان العرب ۱۴/۱۴/۴۱۴

۲)۔ المصباح المنیر ص ۱۱۳

۳)۔ غریب القرآن لابن عزیز السجستانیؒ ۱/۱۱۴ ۔تاویلات القرآن لامامنا امام الهدی الماتریدیؒ ۵/۷۴.۳۔ النکت والعیون للماوردیؒ ۲/۲۲۹ ۔ الاسماء والصفات للبیهقیؒ ص ۴۱۲ ۔ الازمنۃ والامکنۃ لابی علی المرزوقیؒ ۱/۳۶ ۔ اصلاح الوجوہ للدامغانیؒ ص ۲۵۵ ۔دفع شبهۃ التشبیہ للامام ابن الجوزیؒ ص ۲۳۶ ۔البدایۃ من الکفایۃ للامام =

بعض لوگوں نے بزعم خود لفظ استواء کی تفسیر میں مذکورہ تاویل اول کو قطعی سمجھ کر واجب الوجود کیلئے اس کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور اس آیت مبارکہ "الرحمن علی العرش استوی" (طہ۔۵) میں استواء سے مراد استقرار و جلوس اور تمکن بمکان خاص یعنی العرش لیا ہے (۱)۔

....

= نور الدین الصابونی رح ص ۴۵۔ التمہید لقواعد التوحید للامام ابی الثناء اللامشی رح ص ۶۴۔ غایۃ المرام شرح بحر الکلام للامام ابن ابی بکر المقدسی رح ص ۴۰۵۔ تفسیر السمرقندی رح ۳۹۰/۲۔ تفسیر القشیری رح ۶۴۷/۲۔ الوجیز للواحدی رح ۵۶۴/۱۔ التفسیر الوسیط للواحدی رح ۳۷۶/۲۔ النکت فی معانی القرآن و اعرابہ لابی الحسن المجاشعی رح ۱۷۴/۱۔ تفسیر اللباب فی علوم الکتاب لابن عادل الحنبلی رح ۱۲۰۷/۱۔ الانصاف للباقلانی رح ص ۱۰۰۔ وغیرھا من الکتب المعتمدۃ

۱)۔ تفسیر مقاتل بن سلیمان ۲۷۲/۲۔ القصیدۃ النونیۃ لابن القیم الجوزیۃ مع التعلیقات ابن عثیمین ص ۴۵۳۔ الاجوبۃ السعدیۃ لابن ناصر السعدی السلفی ص ۱۳۷۔ الفتاوی لابن عثیمین ۱۳۵/۱۔ التعلیقات علی العقیدۃ الواسطیۃ لابن جبرین ص ۲۱۱، ۲۱۲

پس اگر باری تعالی کو خدانخواستہ مستقر علی العرش مانا جائے۔ تو رب العالمین عرش سے بڑا ہوگا، یا عرش سے چھوٹا ہوگا، اور یا عرش کے برابر ہوگا۔ اگر عرش سے بڑا سمجھ لیں، تو ذات باری تعالی کا بعض حصہ متمکن علی العرش ہوگا اور بعض حصہ غیر متمکن ہوگا۔ جس سے ذات باری تعالی متبعض و متجزء ٹھہریگا۔ اور قول بالتجزی باطل ہے کہ توحد باری تعالی کیلئے منافی ہے۔

اگر باری تعالی عرش کے مساوی مانا جائے تو وہ متشکل باشکال المکان ہوگا یہاں تک کہ اگر مکان چوکور ہو تو باری تعالی بھی چوکور ہوگا اگر مکان مثلث ہو تو وہ بھی مثلث ہوگا جو کہ محال ہے تعالی اللہ عن ذالک۔

اگر باری تعالی کو عرش سے چھوٹا تصور کیا جائے تو وہ عرش پر محدود و متناہی ٹھہریگا۔ جو کہ من جملہ امارات حدث ہے۔ اور مسلّم ہے کہ باری تعالی قدیم ہے، منزہ

عن امارات الحدوث ہے (۱)۔

یہ فقیر الی اللہ **عنایۃ اللہ العینی** عرض پرداز ہے کہ استواء ذات باری تعالی کیلئے صفت ہے اور اس پر اہل حق کا اتفاق ہے کہ صفات باری تعالی قدیم ہیں (۲)۔ اور عرش

....

۱)۔ التمہید لقواعد التوحید لسیف الحق سیدنا الامام ابی المعین النسفیؒ ص ۳۶، ۳۷۔ الغنیۃ فی اصول الدین للامام ابی سعید المتولیؒ ص ۴۷۔ التفسیر الکبیر للامام فخر الدین الرازیؒ ۲۶۲/۱۴۔ اتحاف السادۃ المتقین لمرتضی الزبیدیؒ ۱۰۹/۲

۲)۔ تفسیر البحر المحیط للامام ابی حیان الاندلسیؒ ۱۳۵/۱۔ التمہید لقواعد التوحید لسیف الحق سیدنا الامام ابی المعین النسفیؒ ص ۳۶، ۳۷۔ الغنیۃ فی اصول الدین للامام ابی سعید المتولیؒ ص ۴۷۔ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدیؒ ۱۰۹/۲۔ عقیدۃ الامام الطحاویؒ ص ۵۔ السیف المشہور فی شرح عقیدۃ ابی منصورؒ للامام التاج السبکیؒ ص ۲۲۔ بحر الکلام للامام ابی المعین النسفیؒ ص ۹۰۔ البدایۃ من الکفایۃ للامام الصابونیؒ ص ۴۹۔ اصول الدین للامام ابی الیسر البزدویؒ ص ۴۵۔ الاعتماد فی الاعتقاد للامام ابی البرکات النسفیؒ ص ۱۸۲

مخلوق ہے ، جو کہ حادث ہے ۔ تو شیئ حادث پر صفت قدیم کا انحصار محال ہے (۱)۔ اسی سبب اگر عرش کے واسطے استواء کا معنی استقرار و جلوس لیا جائے تو پھر یہ صفت استواء حادث ٹھہرے گی ، جو کہ باری تعالی کی ذات قدیم کیلئے محال ہوگی ۔ کیونکہ استقرار کی اثبات سے تمکن لازم آتا ہے جو کہ مشابہت خلق ہے ۔ والتالی باطل لقولہ تعالی "لیس کمثلہ شیئ" (الشوری ۔۱۱)، فالمقدم مثلہ (۲)۔

*___*___*___*___*___*___*

....

۱)۔ الاعتماد للامام ابی البرکات النسفیؒ ص ۱۶۵ ۔ شرح العقائد الغزالیۃ للشیخ احمد زروقؒ ص ۶۲ ۔ رد المتشابہ الی المحکم ص ۱۷۳ ۔ تبصرۃ الادلۃ للامام ابی المعین النسفیؒ ۱/۳۲۹ ۔ شرح الوصیۃ للامام البابرتیؒ ص ۸۷

۲)۔ غایۃ المرام شرح بحر الکلام للامام ابن بقیرۃ المقدسیؒ ص ۴۱۲

تاویل استواء اور جمہور

یاد رہے کہ مذکورہ تاویلاتِ استواء کی تعدد سے یہ بات عیاں ہوئی ہے کہ استواء کا کوئی ایک معنی لیکر اسے قطعیت کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اگر ایک معنی کو لیا جائے تو بتقاضۂ عقل دوسرا معنی بھی لینا جائز ٹھہرے گا، حالانکہ ان میں سے کوئی ایک تاویل بھی صفت استواء کیلئے قطعی اور مناسب معنی میں نہیں ہے، جو باری تعالی کو ثابت مان کر اعتقاد بنایا جاسکے۔ ہاں البتہ ظن کے درجے میں (۱) ضرورت کی حد تک جمہور علماء امت صفتِ استواء کو تاویلِ استیلاء و قدرت پر محمول کرتے ہیں (۲)۔

....

۱)۔ التمہید فی بیان التوحید للامام المحقق سیدي ابي شکور السالمی ص ۱۲۰۔ المسائرہ للامام ابن الھمام ص ٦٧

۲)۔ غریب القرآن لابن عزیر السجستانی ۱/۱۱۴۔ تاویلات القرآن لامامنا امام الھدی الماتریدی ۵/۴۷۳۔ النکت والعیون للماوردی ۲/۲۲۹۔ الاسماء والصفات للبیہقی ص ۴۱۲۔ الازمنۃ والامکنۃ لابي علی المزروقی ۲/۳٦۔ اصلاح الوجوہ للدامغانی ==

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

....

== ص ۲۵۵ ۔ دفع شبہۃ التشبیہ للامام ابن الجوزیؒ ص ۲۳۶ ۔ البدایۃ من الکفایۃ للامام نور الدین الصابونیؒ ص ۴۵ ۔ التمھید لقواعد التوحید للامام ابی الثناء اللامشیؒ ص ۶۴ ۔ غایۃ المرام شرح بحر الکلام للامام ابن ابی بکر المقدسیؒ ص ۴۰۵ ۔ تفسیر السمرقندیؒ ۳۹۰/۲ ۔ تفسیر القشیریؒ ۶۴۷/۲ ۔ الوجیز للواحدیؒ ۵۶۴/۱ ۔ التفسیر الوسیط للواحدیؒ ۳۷۶/۲ ۔ النکت فی معانی القرآن واعرابہ للامام لابی الحسن المجاشعیؒ ۱۷۴/۱ ۔ الھدایۃ الی بلوغ النھایۃ فی علم معانی القرآن وتفسیرہ واحکامہ للامام ابی محمد القیروانی الاندلسیؒ ۳۶۶۴/۵ ، ۷۳۰۷/۱۱ ۔ اعراب القرآن للامام ابی القاسم الاصبھانیؒ ۷۳/۱ ۔ ایجاز البیان عن معانی القرآن للامام ابی القاسم محمود النیسابوریؒ ۷۸/۱ ، ۳۳۳ ، ۴۵۰ ، ۴۸۰ ، ۶۶۳/۲ ، ۸۰۳ ۔ تبیین کذب المفتری للامام ابن عساکر الدمشقیؒ ۳۰۰/۱ ۔ المدخل للامام ابن الحاجؒ ۱۴۸/۲ ۔ عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ للامام السمین الحلبیؒ ص ۷۵۵/۲ ۔ باھر بالبرہان فی معانی مشکلات القرآن للامام محمود ابی القاسم بیان الحق الغزنوی النیسابوریؒ ۲۷۸ ۔ تفسیر ابی السعودؒ ۲۳۲/۳ ۔ تفسیر الخطیب الشربینیؒ ۱۴۴/۲ ۔ تفسیر نظم الدرر فی ==

بلاشبہ عوام کو عقیدہ تجسیم سے بچانے کے واسطے استواء بتاویل استیلاء کو امت مسلمہ میں تلقی بالقبول حاصل ہوئی۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ صفات متشابہات میں سلف صالحین کیف کی نفی کر کے ظاہر پر ایمان رکھ کر معنی اعتقاد تنزیہ کیساتھ باری تعالی کو تفویض کرتے ہیں(۱)۔ چنانچہ امام محمد بن حسن شیبانیؒ [ت: ۱۸۹] قائل ہیں کہ دنیا کے سبھی فقہاء کرام قرآن مجیداور صحیح احادیث مبارکہ میں وارد صفات

....

== تناسب الآیات والسور للبقاعیؒ ۱۰/۲۷۱۔ تفسیر بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز للفیروزآبادیؒ ۲/۱۰۷۔ تفسیر المدارک للامام للنسفیؒ ۲/۶۔ تفسیر البیضاویؒ ۳/۱۶۔ کتاب الذخیرة فی فقہ المالکیہ لاحمد شہاب الدین الصنہاجی القرافیؒ ۱۳/۲۴۳۔ تفسیر العزبن عبدالسلامؒ ۱/۴۸۶۔ الاقتصاد فی الاعتقاد للغزالیؒ ص ۱۰۴۔ غایة المرام فی علم الکلام للآمدیؒ ۱۴۱۔ تفسیر اللباب فی علوم الکتاب لابن عادل الحنبلیؒ ۱/۱۲۰۷۔ تفسیر تنبیہ الافہام لابن برّجان الاشبیلیؒ ۲/۲۵۳۔ وغیرھا

۱)۔ البرہان المؤید للامام الرفاعیؒ ص ۱۷۔ اقاویل الثقات لمرعی الکرمیؒ ۱/۶۰

متشابہات کے نصوص پر بغیر کسی تفسیر و توصیف اور تشبیہ کے ایمان رکھتے ہیں ۔ اتفق الفقهاء كلهم من المشرق الى المغرب على الايمان بالقرآن و الاحاديث التى جاء بها الثقات عن رسول الله صل الله عليه وسلم فى صفة الرب عزوجل من غير تفسير ولا وصف ولا تشبيه [1]۔

پس اس کلام کے یہاں پر صفت استواء کے متعلق سلف صالحین میں سے اصحاب تلقی بالقبول ائمہ اربعہؒ کے اقوال بطور استشہاد پیش کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارا مقصود حاصل ہو جائے ۔

....

۱)۔ اصول اعتقاد اہل السنۃ لابي القاسم اللالکائیؒ ۳/۴۸۰۔ الاقتصاد فی الاعتقاد لابي محمد المقدسیؒ ۱/۲۱۸ ۔ فتاوی ابن تیمیہ الحنبلیؒ ۶/۳۳۴۔ ایضاح الدلیل فی قطع حجج اہل التعطیل للبدر بن جماعۃ الحمویؒ ۱/۴۰۔ کتاب العرش للذہبیؒ ۲/۲۴۹۔ فتح الباری لابن حجرؒ ۱۳/۴۰۷۔ الاتقان للسیوطیؒ ۳/۱۵۔ التفسیر المظہری لثناء اللہ البانیتیؒ ۶/۵۔ تفسیر الآلوسیؒ ۲/۸۵۔ اکفار الملحدین للامام الکشمیریؒ ۱/۱۱۲

حضرت امام اعظمؒ [ت: ۱۵۰]

سیدی امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالی بغیر کسی حاجت و استقرار کے عرش پر مستوی ہے۔ اور وہی تو عرش وغیرہ کا محافظ ہے، پس اگر (وہ عرش کیلئے) محتاج ٹھہرے تو مخلوق کی طرح ایجادِ عالَم اور اس کے تدبیر پر قادر نہ ہوتا۔ پس اگر وہ ٹھہرنے اور قرار پکڑنے کیلئے محتاج ہے، تو خلقتِ عرش سے پہلے اللہ تعالی کہاں تھا۔ اللہ تعالی اس (عرش پر بیٹھنے) سے بلند و بڑا ہے۔

نقر بان اللہ علی العرش استوی من غیر ان یکون لہ حاجۃ الیہ او استقرار۔ وھو حافظ للعرش وغیر العرش، فلو کان محتاجا لما قدر علی ایجاد العالم و تدبیرہ کالمخلوق۔ ولو کان محتاجا الی الجلوس و القرار، فقبل خلق العرش این کان اللہ تعالی۔ تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا(۱)۔

....

۱)۔ کتاب الوصیہ للامام الاعظمؒ بروایۃ الامام ابی یوسف القاضیؒ ضمن العقیدۃ وعلم الکلام للامام الکوثریؒ ص۶۳۶

حضرت امام مالکؒ [ت: ۱۷۹]

امام مالکؒ سے کسی نے استواء کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ استواء ویسی ہی ہے جس طرح خدا تعالی نے خود اپنے لئے بیان کی ہے اور اس کی کیفیت نہیں بیان کی جائے گی کیونکہ اس کے متعلق کیفیت نہیں ہے۔"الرحمن علی العرش استوی" کما وصف نفسہ۔ ولا یقال کیف، وکیف عنہ مرفوع[۱]۔

حضرت امام شافعیؒ [ت: ۲۰۴]

امام شافعیؒ سے کسی نے استواء کے متعلق پوچھا تو آپؒ نے فرمایا کہ میں اس پر بغیر کسی تشبیہ کے ایمان لاچکا ہوں اور اس کو بغیر کسی تمثیل کے صدق مان چکا ہوں۔ آمنت بلا تشبیہ و صدقت بلا تمثیل[۲]۔

....

۱)۔ الاسماء والصفات للبیہقیؒ ۲/۹۱۹

۲)۔ البرہان المؤید للامام الرفاعیؒ ص ۱۹۔ حل الرموز لعز بن عبدالسلامؒ ص۱۳۶۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ [ت : ۲۴۱]

حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے جب استواء کے متعلق پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا کہ استوا ویسی ہی ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے انسانوں جیسا گمان نہیں کرنا چاہئے۔ الاستواء کما اخبر لا کما یخطر للبشر (۱)۔

اجماع سلف اور صفت استواء

صرف ائمہ اربعہؒ ہی نہیں، بلکہ صفت استواء اور دیگر صفات خداوندی میں جمیع سلف صالحین کا قول امر تفویض کا ہے اور صفات متشابہات کے بلا کیف قائل ہیں (۲)۔

....

۱)۔ البرہان المؤید للرفاعیؒ ص ۱۹۔ حل الرموز لعز بن عبدالسلامؒ ص ۱۳۶۔

۲)۔ الاسماء و الصفات للبیہقیؒ ۲/۹۱۷۔ شرح السنۃ للبغویؒ ۱/۱۷۱۔ الحجۃ فی بیان المحجۃ لابی القاسم اسماعیل التیمی الاصبہانیؒ ۲/۲۷۹۔ دفع شبہۃ التشبیہ لابن الجوزیؒ ۲۳۶۔ تفسیر الخازن ۲/۲۰۷۔ کتاب الاربعین للذھبیؒ ۱/۹۳۔ تفسیر ابن کثیرؒ ۳/۴۲۶ فتح الباری لابن حجرؒ ۱۳/۴۰۷۔ تفسیر الایجیؒ ۱/۶۲۱

تتمۂ کلام

یاد رہے ائمہ اربعہؒ کے علاوہ اس امت میں دو اشخاص اور بھی ایسے گزرے ہیں ، جو علم الکلام میں مہارت کی وجہ سے مشارٌ الیہما ہیں اور تقریبا پوری امت مسلمہ سوائے شذوذ کے ان دو حضرات کے علم الکلام میں پیروکار ہیں۔ ذیل میں ان کی استواء کے متعلق آراء ذکر کی جاتی ہیں۔

امام ابوالحسن اشعری [ت : ۳۲۴]

آپؒ صفت استواء کے متعلق قائل ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے ،اس معنی کے ساتھ جس طرح اس نے فرمایا۔ ممارست ، استقرار ، تمکن ، حلول اور انتقال سے اعتقادِ تنزیہ کے ساتھ۔ عرش اس کو نہیں اٹھا سکتا بلکہ اس نے اپنی لطف قدرت سے عرش اور ملائکہ مقربین کو اٹھائے رکھا ہے جو اسکے قبضے میں مغلوب پڑے ہیں۔ فوقِ عرش سے لیکر تحتِ فرش تک سب سے بلند و برتر ہے ، اسکی فوقیت عرش و سماء کی قربت میں زیادتی نہیں لاتی بلکہ اس کی (فوقیت سے مراد اس کی) شان اور مقام کا بلند ہونا ہے

وہ عرش سے ایسا بلند و برتر ہے جیسا کہ ہر پیچ سے بلند و برتر ہے اور باوجود اپنی فوقیت کے وہ ہر موجود کے نزدیک ہے بلکہ بندے کیساتھ اس کے شہ رگ سے بھی قریب تر ہے اور وہ ہر کسی کے ساتھ ہے ۔ وان اللہ تعالی استوی علی العرش علی الوجه الذی قاله ، و بالمعنی الذی اراده ، استواءه منزها عن الممارسة ، والاستقرار ، والتمکن ، و الانتقال ، و الحلول ۔ لا یحمله العرش ، بل العرش و حملته محمولون بلطف قدرته ، و مقهورون فی قبضته ، وهو فوق العرش ، وفوق کل شیئ ، الی تخوم الثری ۔ فوقیته لا تزیده قربا الی العرش والسماء ، بل هو رفیع الدرجات عن العرش کما هو رفیع الدرجات عن الثری ۔ وهو مع ذلك قریب من کل شیئ موجود ، و هو اقرب الی العبد من حبل الورید ، وهو علی کل شیئ شهید [1] ۔

....

1) ۔ الابانۃ عن اصول الدیانۃ لابی الحسن الاشعریؒ ۲۱/۱

امام الہدیٰ ابو منصور ماتریدیؒ [ت: ۳۳۳]

سیدی امام الہدیٰؒ محرر مسئلہ ہیں کہ دراصل عرش کیلئے رحمان کی اضافت علو سے اسکی تعظیم مراد ہے۔ اسلئے کہ ہر وہ چیز جسکی اضافت اللہ تعالی کی طرف ہو یا خداوند متعال کی اضافت اس چیز کی طرف ہو تو مراد تعظیم ہی ہوگی، تاہم رب لایزال کیلئے اضافت مخلوق جیسی نہیں سمجھی جائیگی ....

پس فرقہ مشبہ کو کیا ہوگیا ہے کہ استواء کے باوجود متعدد معانی کے احتمال میں باری تعالی کیلئے مکروہ معنی لے رکھا ہے حالانکہ استواء کے مذکورہ معنی کے علاوہ کئی ایک اور معانی بھی ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے استواء بمعنی پھر، استواء بمعنی ارادہ، استواء بمعنی اونچا اور استواء بمعنی قبضہ وغلبہ وغیرہ۔ پس اگر ان معانی کی نسبت خدا تعالی کو ثابت مانی جائے گی تو پھر مخلوق میں سے کوئی بھی اس معنی کے محتمل نہیں ٹھہر سکے گا۔ جب کہ وہ معنی اس کی طرف ہی سمجھی جائے گی اور اس پر معنی کا اعتماد کیا جائے گا جب تک اس سے نا سمجھی نہ ہو .... پس مذکورہ معانی

استواء میں اس کے لئے وہی معنی لیا جائے گا جو اس کی شان کے لائق ہو....

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ استواء کے معنی میں عرش پر قبضہ و غلبہ مراد ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں نے عراق پر استواء یعنی قبضہ و غلبہ حاصل کیا....

خدا کی توفیق سے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح وحی کے ذریعے استواء علی العرش کی آیت نازل ہوئی ہے، اسی طرح وحی کے ذریعے لیس کمثله شیئ آیت بھی نازل ہوئی ہے جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا کلام مخلوق کے کلام جیسا اور اسکا فعل مخلوق کے فعل جیسا نہیں سمجھنا چاہیئے۔

"الاصل انه لو كان فهو بإضافة الله الى العلو عليه تعظيما له،وعلى ذلك فى كل شيئ يضاف الى الله او الله اليه من جهة الخضوع فهو على تعظيم ذلك،لا على أن يفهم منه ما يفهم

....

مثله من الخلائق...

فما بال المشبهة فهمت من إضافة الاستواء على العرش المعنى المكروه على احتمال الاستواء معاني سوى الذي ذكر، أو أن يقال: استوى: ثم، واستوى: قصد، واستوى: علا، واستوى: استقر، واستوى: استولى؛ فإذا كان معناه يتوجه إلى هذه الوجوه، لم يحتمل أن يكون أحد يقدر من ذلك؛ إذ هو ما يتوجه إليه، ويعتمد عليه لولا الجهل به .... فالاستواء الذي يتوجه إلى وجوه أحق بذلك .....

وقال الحسن: معناه: استولى على العرش، كما يقال، استوى فلان على بغداد، بمعنى: استولى....

ونحن نقول وبالله التوفيق: قد ثبت من طريق التنزيل بأنه استوى على العرش، وقد لزم القول بأنه ليس

....

کمثله شیء، وعلی ذلک اتفاق القول ألا یقدر کلامه بما عرف من کلام الخلق، ولا فعله به"[1]۔

{تمت بالخیر}

*___*___*___*___*___*___*___*

....

۱)۔ تاویلات القرآن لامام الهدیٰ سیدی ابی منصور الماتریدیؒ ۴/۴۵۱، ۴۵۲